سوال

(89) اکیلے آدمی کا صف بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب دوران جماعت نماز پہلی صف مکمل ہو چکی ہو تو بعد میں آنے والا کسی دوسرے نمازی کا انتظار کرے یا صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو جائے یا اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ساتھ ملائے اور نماز شروع کر دے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دوران جماعت اگر کوئی نمازی آتا ہے تو اس کے لئے جماعت میں شمولیت کی تین صورتیں ممکن ہیں:

(الف) وہ انتظار کرتا رہے تاکہ کوئی دوسرا آدمی آجائے اور اس کے ساتھ صف بنا کر نماز میں شامل ہو جائے، لیکن ایسا کرنا شرعاً ناجائز ہے، کیونکہ حدیث میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے آئے تو امام کو جس حالت میں پائے اسی حالت میں امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ [جامع ترمذی، الجمعہ: ۵۹۱]

نیز حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے دوران سفر نماز کا وقت ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی الگ تھلگ کھڑا ہے جس نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے اس سے باز پرس کرتے ہوئے فرمایا: ''تو نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں ادا کی؟'' اس نے عرض کیا کہ میں جنابت کی حالت میں تھا لیکن غسل کے لیے پانی نہیں مل سکا، اس لیے نماز میں شمولیت نہیں کی، آپ نے فرمایا: ''تجھے تیمم کر کے نماز میں شامل ہو جانا چاہیے تھا۔'' [صحیح بخاری، التیمم: ۳۴۴]

اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کے لئے آنے والے کی نماز میں شمولیت ضروری ہے، البتہ اگر کوئی شرعی عذر ہو تو الگ بات ہے۔ صورت مسؤلہ میں کوئی شرعی عذر ایسا نہیں جس کے پیش نظر اسے کسی دوسرے شخص کا انتظار کرنے کے لیے یونہی مسجد میں ٹہلنے اور پھرنے کی اجازت دی جائے۔

(ب) دوسری صورت یہ ہے کہ وہ اکیلا کھڑا ہو جائے جیسا کہ آج کل ''جدید تحقیق'' کی آڑ میں اس کی تلقین کی جاتی ہے، اس کے متعلق احادیث میں ممانعت ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ جو صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ رہا تھا تو آپ نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ [ابوداؤد، الصلوة: ۶۳۳]

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔'' [ابن ماجہ، اقامة الصلوة: ۸۲۲]

امیر صنعانی رحمہ اللہ حدیث ابی داوٗد کے پیش نظر لکھتے ہیں کہ جس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی اس کی نماز باطل ہے۔ [سبل السلام: ۲/۵۹۳]

(ج) تیسری صورت یہ ہے کہ اگلی صف سے کوئی نمازی کھینچ کراپنے ساتھ ملالیا جائے، اس طرح صف بندی کر کے نماز میں شامل ہوجائے، ہمارے نزدیک یہ صورت کتاب وسنت کے زیادہ قریب ہے کیونکہ سنت میں اس کی نظیر ملتی ہے وہ یہ ہے کہ جب امام اور ایک مقتدی ایک ساتھ نماز پڑھ رہے ہوں، اسی حالت میں ایک تیسرا آدمی آجائے تو اس کی شمولیت دو طرح سے ممکن ہے۔

(الف) امام کو آگے کردیا جائے اور خود مقتدی کے ساتھ صف بندی کر کے نماز شروع کردے۔

(ب) اگر آگے دیوار ہے تو مقتدی کو پیچھے کھینچ کر اپنے ساتھ ملائے اور نماز ادا کرے۔

اس پر قطع صف کا الزام اس لئے درست نہیں ہے کہ صف بندی کے لئے اس نے ایسا کیا ہے اور اس کے پیچھے آنے سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے دائیں یا بائیں جانب سے پر کرلیا جائے، جیسا کہ دوران نماز اگر کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس کی زد میں آتا ہے۔

واضح رہے کہ عورت کے اکیلے نماز پڑھنے کو امام کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونے کے لئے نظیر نہیں قرار دیا جاسکتا کیونکہ عورت کو دوران جماعت اکیلی نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ اس کے متعلق ایک عنوان بایں الفاظ قائم کرتے ہیں ''عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ اکیلے ہی صف بنالے'' پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث کو بطور دلیل پیش کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر نماز باجماعت کا اہتمام فرمایا میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اکیلی ہمارے پیچھے کھڑی تھیں، اسی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کرائی۔ [صحیح بخاری، الاذان: ۷۲۷]

اس سلسلہ میں ایک حدیث بھی ہے جسے امام طبرانی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ جو ضعیف ہے، اس لیے ہم نے اسے بطور دلیل پیش نہیں کیا، اسے بطور تائید پیش کیا جاسکتا ہے۔ [الاحادیث الضعیفہ: ۹۲۲]

چونکہ یہ مسئلہ اجتہادی ہے، اس لئے ہم نے اس صورت کو اختیار کیا ہے جو کتاب وسنت سے زیادہ قریب ہے، دوسری دونوں صورتوں میں شرعی قباحتیں ہیں جن کی تفصیل ہم نے بیان کردی ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:133